https://doi.org/10.58352/tis.v47i2.868

The Islamic Culture
Bi-Annual Research & Refereed Journal
Published by
Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of Karachi
SZIC
الثقافة الإسلامية
ISSN (Print) : 1813-775X
ISSN (Online) : 2663-1709

آن لائن کاروبار کی مروجہ صورتیں اور ان کے شرعی احکام کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

RESEARCH AND CRITICAL REVIEW OF ONLINE BUSINESS TRENDS AND THEIR SHARIAH RULINGS

M. Adil Khan
Lecturer,
Chiniot Islamia School & College, Karachi

Anwar ul Haq
Lecturer,
Superior College, Rahim Yar Khan

Dr. Mehrban Barvi
Assistant Professor
Federal Urdu University of Arts, Sciences & Technology, Karachi

Abstract

The true Creator has not made human life dependent on worship. Rather, he has drawn people towards important aspects such as affairs, politics and economics and has issued orders. Because man is in need of necessities in worldly life, especially from the economic point of view and due to its factors and causes. More needy. And economic need is different from other needs of life, because in the principles provided based on the way of life of Islam, labor, and its necessity and greatness, capital, its acquisition and spending, land its ownership, production authority and on it. The principles of hard work, honesty and trustworthiness in marketing and economic transactions, the importance of honesty and truthfulness and fraud, hoarding, illegal profiteering, condemnation of black marketing and mixing, prohibition of bribery and usury and corrupt morals. Sanctity of sources of income is included. Therefore, earning livelihood is the basic need of every human being. What Shari'ah rules apply to a Muslim to fulfill these needs. Having this much knowledge is a fard ain on every Muslim. And moreover, in today's digital age, when things are done not only by hand, but also on the Internet. If it has been used, its sanctity and importance have increased. Therefore, it is necessary to comment on their legitimacy and illegitimacy from the point of view of Sharia, because the human world is moving towards the digital world very fast in terms of livelihood. Awareness of these problems was necessary for people so that we can decorate our world and the hereafter.

Keywords: *Sharia, Economic, Condemnation, Awareness, Legitimacy*

تعارف:

حلال روزگار اور کمائی یہ انسان کی بنیادی ضرورت ہے اوراس میں شک نہیں کہ دور حاضر میں انٹرنیٹ سے جہاں روابط میں آسانی ہوگئی ہے وہیں کمائی اور خرید وفروخت کے بے شمار مواقع پیدا ہو چکے ہیں اور اب تو صورت حال یہ ہے کہ مختلف کمپنیاں اور معیشت کے ماہرین اس میں آکر کمائی کے متنوع طریقے ایجاد کر چکے ہیں نیز اسی بناء پر ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے تجارت کے تمام پہلوؤں پر شرعی احکامات کی مناسبت سے مکمل دسترس رکھنا ہم میں سے ہر ایک کے لئے لازم اور ضروری ہے، اسی ضرورت کے پیش نظر اس ادنی کاوش میں عصر حاضر میں مروجہ آن لائن کمائی کے مختلف ذرائع اور ان کے شرعی حکم کا مدلل انداز میں نچوڑ بیان کر دیا گیا ہے۔

ای کامرسE-commerceکا تعارف:

ای کامرس یہ اصل میں انگریزی لفظ الیکٹرونک کامرس کا مخفف ہے، اور اس کے اردو زبان میں معنی آتے ہیں: ڈیجیٹل طور پر خرید و فروخت کرنا یعنی انٹرنیٹ کے ذریعے مصنوعات کی آن لائن خرید و فروخت کرنا۔(۱)

جدید عالمی آن لائن تجارتی کمپنیاں:

آج کل اس جدید دور میں جہاں زندگی کے اکثر مقتضیات کو آن لائن پوار کرنے کی کوشش کی جارہی ہے تو وہیں تجارتی طبقہ بھی اس سے بھرپور فائدہ اٹھاتا نظر آرہاہے اور اگر یہ کہاجائے کہ اکثریت کا رجحان اس طرف آرہاہے تو یہ غلط نہیں ہوگا، کیونکہ اب کاروبار بھی آن لائن، خریداری بھی آن لائن گویا تقریبا ہر چیز آن لائن ہوتی جارہی ہے اور اس جدید دور میں لوگ بزریعہ انٹرنیٹ اپنا سامان اور ضروریات زندگی گھر بیٹھے حاصل کر لیتے ہیں۔ لہذا آن لائن عالمی تجارتی کمپنیاں اور اسٹورز بنائے گئے ہیں یعنی آن لائن بازار جہاں سے انسان گھر بیٹھے ہر چیز حاصل کرسکتے ہیں۔ ان عالمی تجارتی کمپنیوں اور اسٹورز میں چند مشہور اسٹورز درج ذیل ہیں:

۱)ایمازونAmazon

۲)ای بےE-bay

۳)درازDaraz

۴)علی باباAli baba

۵)علی ایکسپریسAli express

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ان آن لائن اسٹورز اور کمپنیوں کے زریعے کمائی کے طریقوں کو سمجھا جائے اور اس پر تحقیق کرنے کے بعد اس کے جواز اور عدم جواز کا فیصلہ کیا جائے۔

ایمازون(Amazon)کا تعارف

Amazon کی بنیاد جیف بیزوس نے ۵ جولائی ۱۹۹۴ کو واشنگٹن میں اپنے گیراج سے رکھی تھی اور یہ ایک امریکی ملٹی نیشنل ٹیکنالوجی کمپنی ہے جو ای کامرس، کلاؤڈ کمپیوٹنگ، ڈیجیٹل اسٹریمنگ، اور مصنوعی ذہانت پر فوکس کرتی ہے۔ اسے "دنیا کی سب سے بااثر اقتصادی اور ثقافتی قوتوں میں سے ایک کہاجاتا ہے، اور یہ دنیا کے سب سے قیمتی برانڈز میں سے ایک ہے۔ اس نے اپنے پروڈکٹ کیٹیگریز کے اندر ایک بڑی تعداد میں توسیع کی ہے۔ ایک ایسی حکمت عملی جس نے اسے The Everything کا نام دیا ہے۔ ایمازون کے موجودہ CEO(Andy Jassy) اینڈی جسی ہیں۔

ایمازون پر کمائی کے تین طریقے ہیں:

۱)پرائیویٹ لیبلPrivate label

۲)ہول سیلWhole sale

۳)ڈراپ شپنگDrop shipping

۱)پرائیویٹ لیبلPrivate label

اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی جگہ سے چیز لے کر اس پر اپنے نام کا برانڈ لگا کر بیچنا، ایمازون پر پرائیویٹ لیبل کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے نام یا برانڈ ہی سے تجارت اور بزنس کریں گے جس کے لئے ایمازون آپ کو صرف جگہ فراہم کرے گا اور وہ آپ کی تجارت سے ایک خاص مقدار میں اپنا حصہ یا کمیشن لے گا۔

۲)ہول سیلWhole sale

ایمازون پر بھی ہول سیل کے طریقے پر کمائی کی جا سکتی ہے، اس میں طریقہ یہ ہوتا ہے کہ کسی ایسے ہول سیلر سے سامان خرید کر جس کو ایمازون نے اپنی کمپنی میں رجسٹرڈ کیا ہوا ہو، ایمازون کے ویئر ہاؤس میں بھیج دیا جاتا ہے پھر اس میں دو طریقے ہوتے ہیں:

ہول سیل ایف بی اےFBA:

یعنی ایمازون خود ہی اس کو پھر خریدار تک پہنچانے کا ذمے دار ہوتا ہے اور اپنا کمیشن کاٹ کر بقیہ قیمت آپ کے اکاونٹ میں بھیج دیتا ہے اس کو ہول سیل ایف بی اے یعنی فلفلڈ بائے ایمازون کہتے ہیں۔

ہول سیل ایف بی ایمFBM:

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایمازون خود آرڈر نہیں بھجواتا بلکہ آپ کو خود وہ آرڈر بھجوانا پڑتا ہے اس کو ہول سیل ایف بی ایم یعنی فلفلڈ بائے مارچنٹ کہتے ہیں۔(البتہ بعض ماہرین کے نزدیک ہول سیل ایف بی اے یعنی فلفلڈ بائے ایمازون زیادہ بہتر اور مناسب ہے جبکہ ہول سیل ایف بی ایم میں ایمازون کو شکایت ہو جانے کی صورت میں اکاونٹ کے بند ہو جانے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔)

۳)ڈراپ شپنگDrop shipping

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک فرد اپنے ایمازون اکاونٹ پر چند اشیاء کی تصاویر وغیرہ لگا دیتا ہے اور پھر خریدار اسکے اکاونٹ پر کوئی چیز پسند کر کے آرڈر کرتا ہے تو یہ شخص آرڈر ملنے کے بعد دوسری ہول سیل کمپنی سے سامان خرید کر اس پر خریدار کا پتہ دے دیتا ہے(جس نے اس شخص کے ایمازون اکاونٹ پر آرڈر کیا تھا)اور پھر وہ کمپنی اصلی خریدار تک سامان پہنچا دیتی ہے۔

ای بےE.Bay کا تعارف

E-BAY،کی بنیاد(Pierre Omidyar)پیئر اومیڈیار نے ۱۹۹۵ میں رکھی تھی۔ اور یہ ایک کیلیفورنیا میں واقع ایک امریکی ملٹی نیشنل ای کامرس کمپنی ہے، جو اپنی ویب سائٹ کے ذریعے صارف سے صارف اور کاروبار سے صارف کی فروخت کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ اسی طرح ای۔بے آن لائن نیلامی اور خریداری کی ویب سائٹ ہے۔ جس میں کاروباری حضرات دنیا بھر میں مختلف قسم کے سامان اور خدمات خریدتے اور فروخت کرتے ہیں۔ ویب سائٹ خریداروں کے استعمال کرنے کے لیے مفت ہے، لیکن فروخت کنندگان سے محدود تعداد میں مفت فہرست سازی کے بعد اشیاء کی فہرست سازی کے لیے فیس وصول کرتی ہے۔ اس کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ ایمازون سے بھی زیادہ بہتر ہے لیکن اب سب سے زیادہ ایمازون ہی پر لوگ اشیاء کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔ اس لئے یہ دونوں اسٹورز وسیع پیمانے پر کام کرنے والی آلائن کمپنیاں ہیں۔

دراز Daraz کا تعارف

دراز کی بنیاد ایک پاکستانی آلائن فیشن ریٹیلر کمپنی کے طور پر رکھی گئی ہے۔ جس کی ابتدائی فنڈنگ راکٹ انٹرنیٹ سے آئی اور اس نے فیشن کے شعبے پر توجہ مرکوز کی، لیکن اسے ۲۰۱۵ء میں ایک عام ای کامرس مارکیٹ میں تبدیل کر دیا گیا۔ اوراس کے موجودہ CEO اور بانی Bjarke Mikkelsen ہیں۔(۲) اس میں کمائی کا صرف ایک طریقہ ہے اور وہ ہے ہول سیل بائے دراز۔ اس میں بھی ہول سیل کے وہی دو طریقے ہیں جو اوپر ایمازون میں بیان ہوئے:

۱)ہول سیل ایف بی ڈی یعنی فلفلڈ بائے دراز(Fulfilled by Daraz)

۲)ہول سیل ایف بی ایم یعنی فلفلڈ بائے مارچنٹ(Fulfilled by Merchant)

علی ایسکپریس Ali express کا تعارف

AliExpress ایک آن لائن ریٹیل سروس ہے اوراس کا مرکزی آفس چین میں ہے۔ ۲۰۱۰ء میں اس کی بنیاد رکھی گئی۔(۳) یہ چین اور دیگر مقامات جیسے کہ سنگاپور میں چھوٹے کاروباروں پر مشتمل ہے جو بین الاقوامی آن لائن خریداروں کو مصنوعات پیش کرتے ہیں۔ یہ روس میں سب سے زیادہ دیکھی جانے والی ای کامرس ویب سائٹ ہے اور برازیل کی ۱۰ اویں مقبول ویب سائٹ تھی۔ یہ چھوٹے کاروباروں کو پوری دنیا کے صارفین کو فروخت کرنے میں سہولت فراہم کرتی ہے۔ یہ ایک عالمی اور تجارتی کمپنی کا نام ہے۔ جس میں تاجر حضرات ہول سیل قیمت پر اشیاء کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔ اس اسٹور اور کمپنی سے کثیر مقدار میں اشیاء خریدی جاتی ہیں۔ اس اسٹور میں قلیل تعداد میں پروڈکٹ بہت ہی کم خریدنے کو ملتی ہیں۔

علی بابا Ali baba کا تعارف

۲۸ جون ۱۹۹۹ء کو(Jack ma) جیک مانے ۱۷ دوستوں اور طالب علموں کے ساتھ اپنے ہانگزو اپارٹمنٹ میں علی باباڈاٹ کام کی بنیاد رکھی۔(٤) اور یہ دنیا کی سب سے بڑی ای کامرس کمپنیوں میں سے ایک ہے۔ ۲۰۲۰ میں، اسے پانچویں سب سے بڑی مصنوعی ذہانت کمپنی کا درجہ بھی دیا گیا۔ یہ کمپنی بھی ہول سیل پر کام کرتی ہے۔ جس میں تاجر حضرات سامان خریدتے ہیں یعنی کثیر مقدار میں سامان کی خرید و فروخت کرتی ہے۔

آن لائن کمپنیوں کی تجارت کا حکم

خرید و فروخت خواہ بازار یا دکان وغیرہ کے ذریعے ہو یا آن لائن بزریعہ انٹرنیٹ ہو یہ سب اسی صورت میں جائز اور حلال سمجھی جائے گی جب وہ شریعت کے طے کردہ اصولوں کے مطابق ہو، اب وہ چاہے جتنے ہی نئے اور جدید طریقوں پر ہی کیوں نہ ہو۔

۱۔ آن لائن خرید و فروخت میں سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ وہ چیز جس کی خرید و فروخت ہو رہی ہے وہ چیز حلال ہو۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَحَلَّ ٱللَّهُ ٱلْبَيْعَ وَحَرَّمَ ٱلرِّبَوٰاْۚ (٥)

”اور اللہ پاک نے خرید و فروخت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔“

اسی طرح حدیث پاک میں بھی ہے کہ:

وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا حَرَّمَ عَلَى قَوْمٍ أَكْلَ شَيْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهُ(٦)

”اور بے شک اللہ جب کسی پر کسی چیز کے کھانے کو حرام کر دیتے ہیں، تو اس پر اس کے ثمن (قیمت) کو بھی حرام کر دیتے ہیں۔“

۲۔ اسی طرح ایک اصول یہ بھی ہے کہ بائع اور مشتری دونوں اس چیز کے خریدنے اور بیچنے پر رضامند بھی ہو جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے:

إِنَّمَا الْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ(۷)

"بے شک بیع تو رضامندی سے ہوتی ہے۔"

۳۔ اسی طرح ایک اصول یہ بھی ہے کہ جو چیز بیچی جارہی ہے وہ بائع کے قبضے میں موجود ہو، آن لائن کاروبار میں جو چیز فروخت کی جارہی ہے وہ اگر بائع کی ملکیت میں نہیں ہے اور وہ محض اشتہار، تصویر دکھلا کر کسی کو وہ سامان فروخت کرتا ہو (یعنی سودا کرتے وقت یوں کہے کہ "فلاں چیز میں نے آپ کو اتنے میں بیچی"، وغیرہ) اور بعد میں وہ سامان کسی اور دکان، اسٹور وغیرہ سے خرید کر حوالے کر دیتا ہو تو یہ صورت بائع کی ملکیت میں بیچی جانے والی چیز موجود نہ ہونے کی وجہ سے جائز نہیں ہے؛ اس لیے کہ جو چیز فروخت کرنا مقصود ہو وہ بائع کی ملکیت میں ہونا شرعاً ضروری ہوتا ہے۔

جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے، حکیم بن حزام فرماتے ہیں کہ:

أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَأْتِينِي الرَّجُلُ يَسْأَلُنِي مِنَ البَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدِي، أَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوقِ، ثُمَّ أَبِيعُهُ؟ قَالَ: لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ (۸)

"میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے پاس کچھ لوگ آتے ہیں اور اسس چیز کو بیچنے کے لئے کہتے ہیں جو میرے پاس نہیں ہوتی، تو کیا میں اس چیز کو ان کے لئے بازار سے خرید کر لاؤں پھر فروخت کروں؟ آپ نے فرمایا: جو چیز تمھارے پاس نہ ہو اس کو مت بیچو۔"

اسی طرح ایک اور حدیث پاک میں ہے حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ(۹)

"جو شخص کوئی کھانے کی چیز بیچے تو اس کو اس وقت تک آگے نہ بیچے جب تک کہ اس کو مکمل طور پر اپنے اختیار میں نہ لے لے۔"

آن لائن تجارت میں اکثر مقامات پر یہی کیا جارہا ہوتا ہے کہ مختلف چیزوں کا اشتہار وغیرہ دکھایا جاتا ہے جو کہ بائع کی ملکیت اور قبضے میں موجود نہیں ہوتی بلکہ انٹرنیٹ ہی سے اس کی تصاویر اپنے پاس محفوظ کر کے اس کو آن لائن فروخت کرنے کا اشتہار دے دیا جاتا ہے پھر اگر کسی خریدار کی طرف سے آرڈر آتا ہے تو اس چیز کو کہیں سے خرید کر اس خریدار کے پتے پر بھجوا دیتے ہیں، حدیث شریف میں ایسی بیع سے منع کیا گیا ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے بغیر قبضہ کئے کسی چیز کے بیچنے سے منع فرمایا ہے چنانچہ ارشاد مبارکہ ہے کہ:

مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ(۱۰)

"جو شخص کوئی کھانے کی چیز بیچے تو اس کو اس وقت تک آگے نہ بیچے جب تک کہ اس کو مکمل طور پر اپنے قبضے میں نہ لے لے۔"

اور پھر دیکھا جائے تو اس میں ضرر یعنی تکلیف بھی ہے کہ خریدار نے کوئی چیز آرڈر کی اور پھر اگر وہ چیز اس بائع کو بازار میں نہیں ملی تو خریدار کو تکلیف ہوگی، اسی طرح اس میں دھوکہ بھی ہے کہ تصاویر تو دکھادی کہ یہ چیز بیچی جارہی ہے اور اب جب وہ چیز بازار میں نہیں مل رہی تو وہ خریدار کو نہیں دے سکتا اور پھر اس میں بعض تو دکان داروں کی اجازت کے بغیر ہی ان کی چیزوں کی تصاویر لے لیتے ہیں اور پھر اسے آن لائن اشتہار دے کر فروخت شروع کر دیتے ہیں تو یہ بھی اخلاقی طور پر ایک غیر مناسب طریقہ اختیار کرتے ہیں۔

البتہ اس میں جواز کی چند صورتیں موجود ہیں اور وہ یہ ہیں کہ:

۱۔ بائع مشتری سے یہ کہہ دے کہ یہ سامان میری ملکیت میں نہیں، اگر آپ کو چاہیے تو میں اسے خرید کر آپ کو اتنی قیمت میں فروخت کر سکتا ہوں، یوں بائع اس سامان کو خرید کر اپنے قبضہ میں لے کر باقاعدہ سودا کر کے مشتری کو فروخت کرے تو یہ درست ہے۔

۲۔ آن لائن کام کرنے والا، دکان دار سے اجازت تامہ حاصل کرلے کہ میں آپ کی دکان سے مختلف اشیاء کی تصاویر لے کر آن لائن فروخت کروں گا اور جب بھی آرڈر آئے گا تو آپ سے وہ چیز لے کر خریدار تک پہنچادونگا اور پھر جب آرڈر آنے کے بعد وہ اس چیز کو لینے آئے تو دکان دار اس کو روکے بھی نہیں تو یہ قبضہ معنویہ شمار ہو گا یعنی کہ چیز قبضے میں اگرچہ نہیں ہے لیکن اختیار میں ہے، جب چاہے اس میں تصرف کر سکتا ہے۔

۳۔ آن لائن کام کرنے والا فرد یا کمپنی ایک فرد (مشتری) سے آرڈر لے اور مطلوبہ چیز کسی دوسرے فرد یا کمپنی سے لے کر خریدار تک پہنچائے اور اس عمل کی اجرت مقرر کر کے لے تو یہ بھی جائز ہے۔ یعنی بجائے اشیاء کی خرید وفروخت کے بروکری کی اجرت مقرر کر کے یہ معاملہ کرے۔

۴۔ اگر بیچی جانے والی چیز بائع کی ملکیت میں موجود ہو اور تصویر دکھلا کر سودا کیا جارہا ہو تو ایسی صورت میں بھی آن لائن خریداری شرعاً درست ہو گی۔ البتہ جواز کی ہر صورت میں خریدار کو مطلوبہ چیز ملنے کے بعد خیارِ رؤیت حاصل ہو گا، یعنی جب وہ چیز خریدار کو مل جائے تو دیکھنے کے بعد اس کی مطلوبہ شرائط کے مطابق نہ ہونے کی صورت میں اسے واپس کرنے کا اختیار حاصل ہو گا، کونکہ تصاویر میں دیکھ لینا یہ کافی نہیں ہوتا جب تک کہ انسان وہ چیز اپنے ہاتھ میں نہ دیکھ لے، کیونکہ تصاویر یہ اشیاء کا عکس اور مثل دکھاتی ہیں عین نہیں دکھاتی اور اعتبار عین کا ہوا کرتا ہے عکس یا مثل کا نہیں۔

جیسا کہ فتاوی شامی میں ہے کہ:

أَعْلَمُ أَنَّ الْمَرْئِيَّ فِي الْمِرْآةِ مِثَالُهُ لَا هُوَ(۱۱)

"شیشے میں دیکھے جانے والی چیز وہ اس چیز کا مثل ہوتی ہے اصل وعین نہیں۔"

اور پھر رہی یہ بات کہ ایمازون، دراز، علی بابا، علی ایکسپریس وغیرہ میں خرید وفروخت کرنا اور اس کے ذریعے سے کمائی کرنا تو ان کے اندر بھی اگر ان اصولوں کا لحاظ رکھا جائے گا اور دھوکے بازی، خلاف اصول اور خلاف قانون کاموں سے بچا جائے گا تو اس کا استعمال، اس میں خرید وفروخت اور اس کے ذریعے سے کمانا بھی درست ہو گا۔

آن لائن کمائی کے مختلف ذرائع اور ان کا تعارف

ڈیجیٹل مارکیٹنگ(Digital Marketing)تعارف:

ڈیجیٹل جیسا کہ اپنے نام سے ہی ظاہر ہے کہ مارکٹنگ میں جدید آلات اور سائنسی ایجادات کے ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے کمائی کرنا مثلا: کمپیوٹر، لیپ ٹاپ اور موبائل وغیرہ کے ذریعے کمائی کرنا۔

ڈیجیٹل مارکٹنگ کا شرعی حکم:

سوشل میڈیا کو استعمال کرنا حدود شرعیہ کے تحت رہتے ہوئے جائز ہے، اور پھر اس کو آمدن کا ذریعہ بنانا اور اس کے ذریعے سے کمائی کرنا جبکہ اس میں منکرات شرعیہ اور حرام یا ممنوع شدہ پراڈکٹس کی تشہیر اور ترویج نہ ہو تو یہ بالکل درست ہے اور اس کو حلال کمائی کے لئے ذریعہ بنایا جاسکتا ہے کیونکہ اب تک ہوتا یہ آرہا ہے کہ اشتہارات مختلف بورڈز، دیواروں پر چھاپ کر لگائے جاتے تھے جس سے ہوتا یہ تھا کہ بہت کم تعداد میں لوگوں تک اس چیز کی تشہیر ہوتی تھی لیکن وہ بھی چونکہ جائز تھی، لہذا اب اگر حدود شریعت کے مطابق ڈیجیٹل طور پر اس کو استعمال کر کے لاکھوں لوگوں تک اس کی تشہیر ہو سکتی ہے تو اس میں بھی کوئی قباحت نہیں، کیونکہ فقہاء کے نزدیک دو بنیادی باتیں ہیں:

الْأُمُورُ بِمَقَاصِدِهَا يَعْنِي: أَنَّ الْحُكْمَ الَّذِي يَتَرَتَّبُ عَلَى أَمْرٍ يَكُونُ عَلَى مُقْتَضَى مَا هُوَ الْمَقْصُودُ مِنْ ذَلِكَ الْأَمْرِ (۱۲)

"یعنی معاملات اپنے مقاصد پر منحصر ہیں: کسی معاملے سے جو حکم نکلے وہ اس کے مطابق ہو گا۔"

لِأَنَّ الْأَصْلَ فِي الْأَشْيَاءِ الْإِبَاحَةُ (۱۳)

"کیوں کہ چیزیں بنیادی جائز ہیں۔"

اور چیزیں بنیادی طور پر جائز ہیں۔ اور چونکہ ڈیجیٹل مارکیٹنگ کی کمائی میں جب کوئی اور شرعی مانع نہ ہو تو اس زمرے میں آنے کی بناء پر جائز ہے

سوشل میڈیا کے ذریعے کمائی کرنا:

اب چونکہ انٹرنیٹ کا استعمال بالعموم ہو رہا ہے اور پھر سوشل میڈیا تو تقریبا ہر گھر کی زینت بنا ہوا ہے چاہے امیر ہو یا غریب، چھوٹا ہو یا بڑا، مذکر ہو یا مونث الغرض سب ہی اس کو بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ اسی بناء پر بہت سے تاجر حضرات نے یا وہ لوگ جو اس سوشل میڈیا کے استعمال سے واقفیت رکھتے ہیں اس پلیٹ فارم کو بھی بہترین کمائی کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ مثلا: فیس بک (Facebook) اور واٹس ایپ (WhatsApp) جو بالخصوص بہت زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔ ان Apps پر مختلف ذرائع سے اپنی اشیاء کی خرید و فروخت کرنا ممکن ہے۔ مثلاً ویڈیوز اور تصاویر وغیرہ۔

کوئی فن سکھا کر کمائی کرنا:

بعض اوقات کسی کے پاس فروخت کے لئے کوئی چیز نہیں ہوتی ہے تو وہ ڈیجیٹلی سوشل میڈیا کے ذریعے کوئی فن یا کورس وغیرہ سکھ کر اس کو کمائی کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔

(تو گویا سوشل میڈیا کے استعمال کے ذریعے اپنی کسی چیز کی تشہیر کرنا یا اس کے ذریعے خرید و فروخت کرنا ڈیجیٹل مارکٹنگ کہلاتا ہے)

گوگل (Google) کے ذریعے کمانے کے ذرائع

گوگل کمپنی کو باضابطہ طور پر ۱۹۹۸ء میں لیری پیج (Larry Page) اور سرجی برن (Sergey Brin) نے مارکیٹ میں متعارف کروایا تھا۔ اور اس کا مرکزی دفتر کیلی فورنیا میں واقع ہے۔ (۱۴) یہ انٹرنیٹ کی دنیا کا سب سے بڑا مرکزی و بنیادی سرچ انجن ہے۔ جس میں بہت ساری آن لائن کمپنیاں گوگل سے منسلک ہو کر کام کرتی ہیں، اسی بناء پر گوگل کو آن لائن نظام کی جڑ بھی کہا جا سکتا ہے۔

گوگل کے ذریعے کمائی کرنا اور گوگل جس پلیٹ فارم سے کمائی ادا کرتا ہے اسے گوگل ایڈ سنس کہا جاتا ہے۔

گوگل ایڈ سنس کے ذریعے کمائی کے تین طریقے ہیں:

- یوٹیوب (YouTube)
- ویب سائٹس (Websites)
- موبائل ایپ (Mobile Apps)

یوٹیوب (YouTube)

یوٹیوب ویڈیوز پر چینل مانیٹائی (Monitize) ز ہونے کے بعد گوگل ایڈ سنس کی طرف سے اشتہارات ویڈیوز پر لگائے جاتے ہیں، جن سے کمائی ہو کر پیسے گوگل ایڈ سنس پر بنے اس فرد کے اکاونٹ میں جمع ہو جاتے ہیں۔

*ویب سائٹس (Websites)

ویب سائٹس پر بھی گوگل ایڈ سنس کی طرف سے اشتہارات جاری کئے جاتے ہیں، جن سے کمائی ہو کر پیسے گوگل ایڈ سنس پر بنے اس فرد کے اکاونٹ میں جمع ہو جاتے ہیں۔

موبائل ایپ (Mobile Apps)

ایپلیکیشن بنا کر اس پر بھی گوگل ایڈ سنس کی طرف سے اشتہارات جاری کئے جاتے ہیں، جو کہ کمائی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اور پھر وہ پیسے گوگل ایڈ سنس پر بنے ہوئے متعلقہ افراد کے اکاؤنٹ میں منتقل کر دیئے جاتے ہیں۔

(گویا اصل کمائی گوگل ایڈ سنس میں انکی طرف سے جاری کردہ اشتہارات کے ذریعے سے ہوتی ہے جب لوگ اس فرد کی اپلوڈ کی ہوئی ویڈیوز یا بنائی ہوئی ویب سائٹس یا اپلیکشنز استعمال کر کے اس میں آنے والے اشتہارات کو دیکھتے ہیں، تو اس سے کمائی ہو کر پیسے گوگل ایڈ سنس پر بنے اس فرد کے اکاونٹ میں جمع ہوتے رہتے ہیں)۔

گوگل ایڈ سنس سے حاصل شدہ کمائی کا حکم:

گوگل ایڈیسنس کا بنیادی کام انکی طرف سے جاری کردہ اشتہارات کے ذریعے سے ہوتا ہے۔ مصنوعات کی تشہیر کرانے والی کمپنیوں سے مختلف مصنوعات کے اشتہارات حاصل کر کے، انٹرنیٹ پر ویب سائٹ یا اپلیکشنز کے مالکان کو معاہدہ فراہم کرتی ہیں، لہذا گوگل ایڈ سینس ان کمپنیوں اور ویب سائٹس اور اپلیکشنز مالکان کے درمیان ایک لنک (رابطے) کی طرح ہے۔ شرعی نقطہ نظر سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ گوگل ایڈ سینس دوطرفہ ایجنٹ یا ایک بروکر ہے اور یہ اپنی ایجنسی فیس یا بروکریج کی فیس لیتا ہے، اسلامی فقہی اصطلاح میں یہ اسے دلال یا مسمار کہا جاتا ہے۔

جیسا کہ التعریفات الفقھیہ میں ہے کہ:

الدَّلَّال: هو السمسار أي الذي يدخل بين البائع والمشتري متوسطاً لإمضاء البيع(١٥)

"دلال یعنی مسمار وہ شخص ہے جس کے ذریعے بائع اور مشتری کا لین دین مکمل ہوتا ہے۔"

اور شریعت اسلامیہ کی رو سے ایجنٹ اور بروکر کے ذریعے سے کسی چیز کی خرید و فروخت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ درست اور جائز ہے۔

جیسا کہ مجلۃ الاحکام العدلیہ میں ہے کہ:

الْأَجِيرُ الْمُشْتَرَكُ لَا يَسْتَحِقُّ الْأُجْرَةَ إلَّا بِالْعَمَلِ(١٦)

"اجیر مشترک وہ اجرت کا مستحق اپنی مزدوری کے بعد ہوتا ہے۔"

اس پوری بحث کے بعد یہ بات واضح ہوگئی کہ گوگل ایڈ سینس اور کمپنی کے درمیان معاملہ کی نوعیت اجارہ کی ہے، اور ظاہر ہے کہ اجارہ شرعا درست ہے۔ جیسا کہ فتاوی عالمگیریہ میں ہے کہ:

وتنعقد الإجارة بالتعاطي(١٧)

"اجارہ لین دین سے منعقد ہو جاتا ہے۔"

نیز اسی بناء پر گوگل ایڈ سنس کے ذریعے سے کمائی میں شرعا کوئی حرج نہیں ہے۔

لیکن جیسا کہ بیان ہوا کہ اصل کمائی گوگل ایڈ سنس میں انکی طرف سے جاری کردہ اشتہارات کے ذریعے سے ہوتی ہے جب لوگ اس فرد کی اپلوڈ کی ہوئی ویڈیوز یا بنائی ہوئی ویب سائٹس یا اپلیکشنز استعمال کر کے اس میں آنے والے اشتہارات کو دیکھتے ہیں، تو اس سے کمائی ہو کر پیسے گوگل ایڈ سنس پر بنے اس فرد کے اکاونٹ میں جمع ہوتی رہتے ہیں تو اگر کوئی شخص اپنی اپلوڈ کی ہوئی ویڈیوز یا بنائی ہوئی ویب سائٹس یا اپلیکشنز میں ایسے اشتہارات شائع کرتا ہے جو حدود شرعیہ کے مخالف نہیں ہیں اور از روئے شرع ان میں کوئی خرابی نہیں ہے تو ان کو دیکھنا بھی جائز ہوگا اور اس کے ذریعے سے حاصل ہونے والی کمائی بھی حلال ہوگی تاہم اگر ان اشتہارات میں کوئی ناجائز چیزوں کا اشتہار آجائے تو جلد از جلد اس کو ہٹا کر اور اس سے حاصل شدہ کمائی کا حصہ صدقہ کر دیں

جیسا کی فتاوی شامی میں ہے کہ:

لِأَنَّ سَبِيلَ الْكَسْبِ الْخَبِيثِ التَّصَدُّقُ إِذَا تَعَذَّرَ الرَّدُّ عَلَى صَاحِبِهِ(۱۸)

''حرام طریقے سے حاصل شدہ کمائی کو صدقہ کرنا ضروری جب اس کے مالک کو مال واپس کرنا ناممکن ہو۔''

نیز تفسیر روح المعانی میں ہے کہ:

ما يؤدي إلى الشر شر(۱۹)

''جو بُرائی کی طرف لے جائے وہ بھی بُرا ہے۔''

یوٹیوب (Youtube)

یوٹیوب میں چینل مونیٹائز (Monitize) ہونے کے بعد ہی گوگل ایڈسنس کی طرف سے سارا کام شروع ہوتا ہے، اس میں اکاونٹ بنایا جاتا ہے، پھر اس کی طرف سے اس میں اپلوڈ کی جانے والی ویڈیوز اور ان پر جاری کردہ اشتہارات کے ذریعے کمائی ہوتی ہے۔

چینل مونیٹائز (Monitize) ہونے کے لئے یوٹیوب کی شرائط درج ذیل ہیں:

۱۔ اس فرد کے چینل کے ایک ہزار سبسکرائبرز (Subscribers) یعنی شرکاء ہوں۔

۲۔ اور اس چینل کی ویڈیو کو چار ہزار گھنٹے تک لوگوں نے دیکھ لیا ہو تب جاکر وہ چینل مونیٹائزنگ (Monitizing) پر آئے گا اور کمائی کے قابل بنے گا۔

۳۔ اور اگر ایک ویڈیو پر ایک ہزار تک دیکھنے والوں کی تعداد ہو جائے تو اس کی کمائی تقریبا ۱۸ سے ۳۰ ڈالر تک ہوتی ہے کہ جتنا لوگ اس کو پسند کرکے اور اس کو شیئر کریں گے اور ڈاؤنلوڈ کریں گے اتنے اس ویڈیو پر زیادہ پیسے ملتے ہیں، وگرنہ کم ہوتے ہیں۔

(یہ اب تک کی جو تفصیلات ہیں اور جو یوٹیوب کی شرائط و قوانین ہیں اس لحاظ سے بتائی گئی ہے، یوٹیوب کی طرف سے اس میں تبدیلی بھی ہوتی رہتی ہے)

یوٹیوب سے حاصل شدہ کمائی کا شرعی حکم:

یوٹیوب کی کمائی کا اصل دارومدار یوٹیوب پر اپلوڈ کردہ ویڈیوز پر اور گوگل ایڈسنس کی طرف سے جاری کردہ اشتہارات کے ذریعے ہی سے ہوتا ہے، تو اسی اعتبار سے اس کا بھی شرعی حکم لگایا جائے گا یعنی اگر کوئی شخص ایسی ویڈیوز اپلوڈ کرتا ہے جن میں ازروئے شرع کوئی ممانعت نہیں یا اپنی اپلوڈ کی ہوئی ویڈیوز میں ایسے اشتہارات شائع کرتا ہے جو حدود شرعیہ کے مخالف نہیں ہیں اور ازروئے شرع ان میں کوئی خرابی نہیں ہے تو ان کو دیکھنا بھی جائز ہوگا اور اس کے ذریعے سے حاصل ہونے والی کمائی بھی حلال ہوگی تاہم اگر ان اشتہارات میں کوئی قابل ممنوع ویڈیوز یا ناجائز چیزوں کا اشتہار آجائے تو یہ حرام امور پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناجائز ہوگا اور اس کے ذریعے سے حاصل ہونے والی کمائی بھی صحیح نہیں ہوگی۔ جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے کہ:

وإذا كان الحرام هو الغالب لم يجز الانتفاع به بوجه فلم يكن مالا فلا يجوز بيعه(۲۰)

'' اور اگر حرام غالب ہو تو اس سے کسی طرح فائدہ اٹھانا جائز نہیں، اور یہ مال نہیں تو اس کا بیچنا بھی جائز نہیں۔''

آن لائن ٹریڈنگ Online Trading:

آن لائن ٹریڈنگ میں عموماً سونا، چاندی اور کرنسی کے تبادلہ کا کاروبار کیا جاتا ہے اور دیگر اشیاء واجناس کی بھی اس میں خرید و فروخت ہوتی ہے اور اس میں طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ ایک چیز کو کم قیمت پر خرید کر اس کو محفوظ کر لیتے ہیں اور پھر جب اس کی قیمت بڑھ جاتی ہے تو اس کو بیچ دیتے ہیں۔

آن لائن ٹریڈنگ کا حکم:

سونے کی آن لائن تجارت کا جو معاملہ ہے تو اس میں بھی جواز کی شرط یہ ہے کہ بائع اور مشتری دونوں کا خریدی اور بیچی جانے والی چیز یعنی سونے اور اس کی رقم کا ایک ہی مجلس میں قبضہ ہو جائے اور جہاں تک سونے کی آن لائن تجارت ہوتی ہے بالخصوص اس آن لائن ٹریڈنگ میں عمومی طور پر قبضہ اصل نہیں ہوتا بلکہ قیمت اصل ہوتی ہے کہ اس کو خرید لیا جاتا ہے اور جب قیمت بڑھ جاتی ہے تو اس کو قبضہ کئے بغیر ہی آگے فروخت کر دیا جاتا ہے جو کہ بالکل ممنوع اور حرام ہے۔

جیسا کہ معالم التنزیل میں ہے کہ:

وَالْمَيْسِرُ أي: القمار (۲۱)

"یعنی مَیسر وہ جوء بازی ہے"

مشہور آن لائن ٹریڈنگ کمپنی:

فاریکس ٹریڈنگ Forex Trading:

آن لائن ٹریڈنگ کرنے والی ایک مشہور کمپنی فاریکس ٹریڈنگ کے نام سے مشہور ہے، اس میں مختلف اشیاء کی خرید و فروخت کی جاتی ہے۔

اس میں پہلے بروکر (دلال) کمپنی ہوتی ہے جیسے اوکٹا ایف ایکس (Octa FX) وغیرہ تو سب سے پہلے بروکر کمپنی کے پاس اکاونٹ کھلوانا ضروری ہوتا ہے، اس اکاونٹ کو کھلوانے کے لئے کسی ڈیلر سے کاغزی رقم کو ڈیجیٹل کرنسی میں تبدیل کرایا جاتا ہے اور کرنسی ڈیلر پھر ڈیجیٹل کرنسی کو انٹرنیٹ پر موجود ہمارے اکاونٹ میں منتقل کر دیتا ہے اس کے بعد اس ڈیجیٹل کرنسی سے اکاونٹ کھلوا کر ٹریڈنگ کی جاتی ہے۔

اس میں ہوتا یہ ہے کہ یہ فرد جو رقم شروع میں لگاتا ہے تو بروکر کمپنی اس کے ساتھ کچھ ڈالر مزید ملا کر اسکا اکاونٹ وسیع کر دیتی ہے تا کہ ٹریڈنگ میں آسانی رہے اور اس کے عوض وہ بروکر ہر ٹریڈ پر متعین کردہ منافع یا چارجز کے طور پر اپنا حصہ لیتی ہے اور اس کاروبار میں صرف ۱۰ فیصد رقم بروکر کمپنی کو دینی ضروری ہوتی ہے باقی ۹۰ فیصد کمپنی خود اپنی طرف سے اکاونٹ میں ملا کر بڑھا دیتی ہے، لیکن جو رقم بروکر کمپنی ملاتی ہے وہ اس کو واپس بھی ادا کرنا ہوتی ہے اور یہ رقم کمپنی اس لئے شامل کرتی ہیں تا کہ ٹریڈنگ میں اور نفع کمانے میں اس فرد کے لئے سہولت ہو، اس رقم کو ٹریڈنگ کی زبان میں لیورج (Leverage) کہتے ہیں۔ اس کاروبار میں خرید و فروخت کی جانے والی ہر چیز کی کم سے کم مقدار مقرر ہوتی ہے، جس کو فاریکس ٹریڈنگ کی اصطلاح میں لاٹ (Lot) کہتے ہیں۔

مثال سے وضاحت:

ایک شخص ۱۰ ہزار ڈالر بروکر کمپنی کو جمع کروا کر اپنا اکاونٹ اس کمپنی کے پاس کھلواتا ہے تو اس کو بروکر کی طرف سے ایک لاکھ ڈالر کی خریداری کی اجازت ہوتی ہے (کیونکہ باقی رقم بر اکر کمپنی کی طرف سے ملتی ہے) اور کمپنی اس فرد کے ۱۰ ہزار ڈالر میں سے ۲ ہزار ڈالر بطور بیعانہ کے رکھ لیتی ہے، کیونکہ اس کام میں کبھی نفع بھی ہوتا ہے اور کبھی نقصان بھی، پھر ۱۰ ہزار ڈالر ادا کرنے کے بعد یہ فرد اس کمپنی کا رکن بن جاتا ہے اور پھر یہ بروکر کمپنی اس کی رہنمائی کرتی ہے کہ کونسی چیز کس وقت خریدنی زیادہ نفع بخش ہے۔

فاریکس ٹریڈنگ میں خرید و فروخت ہونے والی اجناس:

اس کمپنی میں خرید و فروخت ہونے والی اجناس میں عام طور پر کپاس، چینی، گندم جبکہ زر میں سونا اور چاندی شامل ہیں۔

۱۔ سونے کی ایک لاٹ ۱۰۰ اونس جبکہ چاندی کی ایک لاٹ ۱۰۰۰ اونس پر مشتمل ہوتی ہے۔

فاریکس ٹریڈنگ کے لئے اہم کرنسی:

فاریکس ٹریڈنگ کے لئے اہم کرنسی امریکن ڈالر، آسٹریلین ڈالر، نیوزیلینڈین ڈالر، کینیڈین ڈالر، جاپانی ین، پونڈ، یورو وغیرہ شامل ہیں جن کی خرید و فروخت کی جاتی ہیں۔

معروف آن لائن ٹریڈنگ کمپنی حاصل شدہ کمائی کا حکم:

فاریکس ٹریڈنگ کے ذریعے کاروبار کرنا شرعاً جائز نہیں ہے کیونکہ اس کا طریقہ کار ہمارے علم کے مطابق یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص براہ راست اس مارکیٹ میں خریداری کا اہل نہیں ہوتا بلکہ وہ کسی کمپنی میں کچھ رقم مثلا ایک ہزار ڈالر سے اپنا اکاؤنٹ کھلوا کر اس کے ذریعے اس مارکیٹ میں داخل ہوتا ہے اور یہ کمپنیاں دیگر سہولیات کے علاوہ ایک بڑی رقم کی ضمانت بھی اسے فراہم کرتی ہیں، انٹرنیٹ پر اس مارکیٹ کے حوالے سے مختلف اشیاء کے ریٹ آرہے ہوتے ہیں اور لمحہ بہ لمحہ کم زیادہ ہوتے رہتے ہیں یہ شخص کمپنی کی طرف سے فراہم کردہ بڑی رقم سے کوئی سودا کرتا ہے اور پھر ریٹ بڑھتے ہی اسے آگے فروخت کر کے نفع کماتا ہے اور اگر قیمت گر جاتی ہے تو یہ اس کا نقصان شمار ہوتا ہے کمپنی ایک ٹریڈ مکمل ہونے پر اپنا طے شدہ کمیشن وصول کرتی ہے اور اگر مقررہ وقت پر سودا مکمل نہ ہوسکے تو کمپنی اس کے بعد مزید چارجز وصول کرتی ہے اور اس شخص کا کوئی چیز خریدنا اور فروخت کرنا سب کاغذی کاروائی ہوتی ہے خریدی ہوئی اشیاء پر نہ قبضہ ہوتا اور نہ قبضہ کرنا مقصود ہوتا ہے بلکہ محض نفع ونقصان برابر کیا جاتا ہے اس لیے یہ سٹہ کی ایک صورت ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔

اور کمپنی کی طرف سے فراہم کردہ رقم پر کمیشن یا قرض پر کمیشن مل رہا ہوتا ہے وہ سود ہے یا کفالت کی اجرت ہے اور یہ دونوں چیزیں شرعاً ناجائز ہیں لہذا اس کاروبار میں شریک ہونا اور نفع کمانا شرعا جائز نہیں اس سے اجتناب لازم ہے۔

جیسا کہ تفسیر المنیر میں ہے کہ:

وكل شيء من القمار فهو من الميسر (۲۲)

"جوئے میں سے ہر چیز جوء ہی ہے۔"

نیز فتاوی شامی میں ہے کہ:

لِأَنَّ الْقِمَارَ مِنْ الْقَمَرِ الَّذِي يَزْدَادُ تَارَةً وَيَنْقُصُ أُخْرَى، وَسُمِّيَ الْقِمَارُ قِمَارًا لِأَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْ الْمُقَامِرَيْنِ مِمَّنْ يَجُوزُ أَنْ يَذْهَبَ مَالُهُ إلَى صَاحِبِهِ، وَيَجُوزُ أَنْ يَسْتَفِيدَ مَالَ صَاحِبِهِ وَهُوَ حَرَامٌ بِالنَّصِّ(۲۳)

"اس لئے کہ قمار یہ قمر کے لفظ سے بنا ہے، قمر (چاند) جو کہ کبھی بڑھتا اور کبھی گھٹتا ہے، اور قمار (جوئے) کو قمار اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ جواری میں سے ہر ایک کی رقم کسی ایک کے پاس جاسکتی ہے، اور اس مال سے فائدہ اٹھانا اس کے لئے درست ہوتا ہے جو کہ نص کی بناء پر حرام ہے۔"

فری لانسنگ Freelancing:

فری لانسنگ یہ بھی آن لائن کمائی کا بہت بڑا ذریعہ اور مرکز ہے۔ فری لانسنگ کے معنی آزاد تجارت کے آتے ہیں یعنی کسی کا آن لائن کام کر کے اس سے اپنی محنت کے آن لائن پیسے وصول کرنا، اس کے ذریعے کمائی کا یہ طریقہ ہوا کرتا ہے کہ چند ویب سائٹس پر ایک فرد اپنی مہارت اور اپنی اسکلز(Skills) یا ہر وہ کام جس میں وہ مہارت رکھتا ہے اسے بیان کر دیتا ہے، جو عموما بذریعہ کمپیوٹر یا موبائل سے ہوتا ہے یعنی کوئی بھی ڈیجیٹل کام جس میں ہر ایک مہارت نہیں رکھتا تو ہر ایک کے مطلوبہ کام کے مہارت رکھنے والے خاص لوگوں کو خاص ویب سائٹس میں جا کر ان کو تلاش کیا جاتا ہے اور انکو متعین رقم دے کر اپنا کام کروایا جاتا ہے مثلا: کسی کو ویب سائٹ بنانی ہو، ایڈیٹنگ یا ڈیٹا انٹری کا کام کروانا ہو تو ان کاموں میں مہارت رکھنے والے اشخاص کو تلاش کر کے انکی طلب کردہ رقم ادا کر کے اپنا کوئی بھی کام کرایا جاسکتا ہے۔

فری لانسنگ کے ذریعے کمائی ایسی ہے کہ ہر کوئی اسے وقت دے کر محنت کر کے سیکھ سکتا ہے، اس کے لئے نہ تو بہت زیادہ دنیاوی تعلیم کی ضرورت ہے نہ کچھ ڈگریوں کی بلکہ صرف چند ڈیجیٹل کام سیکھ کر، چند اسکلز سیکھ کر اپنی کمائی کا آغاز کر سکتا ہے۔

چند مشہور فری لانسنگ Freelancing کمپنیاں:

چند مشہور اور شہرہ آفاق فری لانسنگ کمپنیوں اور ویب سائٹس کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ فائیور (Fiverr)

۲۔ اپ ورک (Upwork)

۳۔ فری لانسر (Freelancer)

۴۔ ٹیچر آن (Teacher On)

۵۔ سمپلی ہائیرڈ (Simply Hired)

فری لانسنگ سے حاصل شدہ کمائی کا حکم:

فری لانسنگ ایک قسم کی آن لائن مزدوری ہے یعنی کسی کا آن لائن کام کر کے اس سے اپنی محنت کے پیسے وصول کرنا، چونکہ یہ ڈیجیٹل دور ہے تو کمپیوٹرائزڈ معاملات کی بہت زیادہ ضرورت پیش آتی ہے اور ہمارا اکثر طبقہ آئی ٹی کے میدان سے جڑ کر اور اس سے منسلک کاموں کو سیکھ کر کمائی کر رہا ہے تو اس میں بھی ان امور اور کاموں کو اختیار کرنا ضروری ہے جو شرعی حدود کے اندر ہو اور اصول شرعیہ کے مخالف نہ ہو، لہذا جب یہ کمائی شریعت کے اصولوں کے تحت رہتے ہوئے ہو گی تو جائز اور حلال ہو گی۔

جیسا کہ مجموع الفتاوی میں ہے کہ:

الْأَجِيرَ الْمُشْتَرِكَ؛ وَيَكُونُ الْعَمَلُ فِي ذِمَّةِ أَحَدِهِمْ بِحَيْثُ يَسُوغُ لَهُ أَنْ يُقِيمَ غَيْرَهُ أَنْ يَعْمَلَ ذَلِكَ الْعَمَلَ وَالْعَمَلُ دَيْنٌ فِي ذِمَّتِهِ۔۔۔(٢٤)

"اس لئے کہ قمار یہ قمر کے لفظ سے بنا ہے، قمر (چاند) جو کہ کبھی بڑھتا اور کبھی گھٹتا ہے، اور قمار (جوئے) کو قمار اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ جواری میں سے ہر ایک کی رقم کسی ایک کے پاس جا سکتی ہے، اور اس مال سے فائدہ اٹھانا اس کے لئے درست ہوتا ہے جو کہ نص کی بناء پر حرام ہے۔"

آن لائن کاروبار میں خاص بینک (پے پال Paypal، پائیونیر Payoneer) کا کردار:

آن لائن کمائی میں چونکہ مختلف ممالک کے افراد سے تعلق جڑتا ہے، جن میں سے بعض افراد ایسے ممالک سے تعلق رکھتے ہیں جو رقم بھجوانے کے لئے اس ملک کے بینک کا استعمال نہیں کرتے بلکہ وہ آن لائن بینک کا استعمال کرتے ہیں جیسے کہ وہ ویسٹرن یونین (Western Union) کے ذریعے پیسے بھجواتے ہیں، اسی طرح ایک بہت ہی زیادہ مشہور بینک آن لائن کمانے کے لئے جو استعمال کیا جاتا ہے وہ پے پال کے نام سے موسوم ہے۔ پاکستان میں پے پال ابھی تک او فیشیلی رجسٹرڈ نہیں ہوا ہے، اسی لئے اس سے پاکستانی بینک میں رقم وصول کرنے کے لئے لوگ مختلف طریقے استعمال کرتے ہیں، جن میں سے بعض تو یہ کرتے ہیں کہ اپنی قومیت میں ان ممالک کا نام اور کوڈ استعمال کرتے ہیں جہاں پے پال کا استعمال او فیشیلی درست ہے لیکن یہ ایک غیر قانونی اور رسکی کام ہے کہ اگر کمپنی کو شک ہو گیا کہ یہ پیسہ پاکستان جا رہا ہے یا ان ممالک میں جا رہا ہے جہاں پے پال کی سہولیات موجود نہیں ہے تو وہ اکاونٹ بلاک کر دیتے ہیں جس کی بناء پر ساری رقم ضایع ہو جاتی ہیں۔

اور دوسرا طریقہ یہ کیا جاتا ہے کہ پے پال سے ایک دوسرے آن لائن بینک پائیونیر میں پیسے منتقل کر کے پھر اس سے پاکستانی بینک میں پیسے وصول کر کے وڈڈرا (Withdraw) کروالئے جاتے ہیں۔

آن لائن بینکنگ کا شرعی جائزہ:

آن لائن بینکنگ سسٹم کے ذریعے عام طور پر وہی معاملات سر انجام دیئے جاتے ہیں، جو عملی طور پر کسی بینک میں جا کر ہوتے ہیں۔ اس لئے آن لائن بینکنگ کا الگ سے کوئی شرعی حکم نہیں ہے، بلکہ جس آف لائن بینک سے فوائد اور سہولیات حاصل کرنا شرعاً جائز ہیں، وہی سہولیات اور فوائد اس کے آن لائن سسٹم کے ذریعے بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں، اور جو سہولیات بینک سے لینا جائز نہیں ہے، آن لائن بینکنگ کے ذریعے بھی وہ معاملات ناجائز ہونگے۔

دوسری اہم بات یہ کہ آن لائن بینک میں بعض افراد ایسے کرتے ہیں کہ جن ممالک میں وہ رہتے ہیں وہاں کسی خاص آن لائن بینک کی سہولت موجود نہیں ہوتی تو وہ اپنی قومیت میں ان ممالک کا نام اور کوڈ استعمال کرتے ہیں جہاں اس آن لائن بینک کی سہولت موجود ہے جیسے بعض پاکستانی پے پال کے اکاونٹ میں کرتے ہیں تو یہ ایک قسم کا دھوکہ ہی اور دھوکہ دینے والے سے آپ ﷺ نے براءت کرتے ھوئے فرمایا کہ:

''مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا''(۲۵)

''جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔''

دو اہم سوالات

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب پاکستان میں پہلے سے ہی پائیونیر پر اکاونٹ بنانے کی سہولت موجود ہے تو اس کو استعمال کیا جائے، اکثر لوگ اس کو نظر انداز کر کے پے پال ہی کو کیوں ترجیح دیتے ہیں؟

اسی طرح ایک اور سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہی کہ لوگ رقم پے پال سے پائیونیر کی طرف منتقل کر کے پھر پاکستانی بینک میں وہ رقم وصول کیوں نہیں کر لیتے جو کہ قانون کے بھی خلاف نہیں، نیز خلاف اصول یا خلاف قانون طریقوں کو کیوں اختیار کرتے ہیں؟

پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ ایک تو پے پال کے مقابلے میں پائیونیر میں کمپنی زیادہ کمیشن کاٹتی ہے جس سے لوگوں کو رقم کم ملتی ہے تو اسی بناء پر لوگ پے پال کو ترجیح دیتے ہیں اور ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ مختلف ممالک میں پے پال کی سہولت موجود ہے اور لوگ اسی کا استعمال کرتے ہیں اسی لئے وہ اسی کے ذریعے رقم بھیجنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

اور رہی بات دوسرے سوال کی تو اس کا جواب یہ ہے کہ در حقیقت فرد اور رقم کے درمیان جتنے واسطے استعمال ہونگے اتنی ہی رقم میں کمی ہوتی رہے گی کیونکہ ہر ایک درمیان میں اپنا کمیشن لیگا، جب وہ رقم پے پال پر جائینگی تو وہ اپنا کمیشن کاٹ لیتا ہے، پھر پائیونیر میں رقم منتقل ہوئی تو وہ اپنا کمیشن وصول کرتا ہے پھر جب وہ رقم پاکستانی بینک میں آتی ہے تو وہ اپنا کمیشن رکھ کر اس فرد کے اکاونٹ میں رقم جمع کر دیتا ہے تو اس طرح سے رقم کافی کم ہو جاتی ہے۔

خلاصۃ البحث

انسانی زندگی میں عبادات کے ساتھ ساتھ معاملات کی بھی کافی اہمیت ہے اور حلال روزگار تو ہر ایک کی بنیادی ضرورت ہے۔ آج کے اس ترقی یافتہ دور میں چونکہ آن لائن اور انٹرنیٹ کا استعمال عام ہو گیا ہے بلکہ یہ کہنا بھی مناسب ہو گا کہ یہ زندگی کا جزولاینفک بن گیا ہے۔ اس غیر معمولی سہولت اور آسانی نے دنیا کو سمیٹ کے رکھ دیا ہے۔ ضروریات زندگی کا سامان با آسانی میسر ہو رہا ہے۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ دور حاضر میں انٹرنیٹ سے جہاں روابط میں آسانی ہو گئی ہے وہیں کمائی اور خرید و فروخت کے بے شمار مواقع پیدا ہو چکے ہیں لہٰذا صورت حال یہ ہے کہ مختلف کمپنیاں اور ماہر معاشیات حصول زرق کے متنوع طریقے ایجاد کر چکے ہیں۔ اسی آسانی کو مدّ نظر رکھتے ہوئے آج عوام کا ایک اکثریت حصہ انٹرنیٹ

سے مستفید ہو رہاہے کیونکہ اب اس پلیٹ فارم سے فائدہ اٹھا کر نہ تو وقت ضائع ہوتا ہے نہ ہی کسی قسم کی پریشانی کا شکار ہونا پڑتا ہے، نہ گھر سے باہر سفر کرنا پڑتا ہے اور نہ ہی بازار کی صعوبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اس تمام سہولت اور آسانی کے باوجود یہ بات سمجھ لینا بھی نہایت اہم اور ضروری ہے کہ آن لائن کاروبار کے معاملات یہ کافی احتیاط کے متقاضی ہیں، نیز اسی بناء پر ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے تجارت کے تمام پہلوؤں پر شرعی احکامات کی مناسبت سے مکمل دسترس رکھنا ہم میں سے ہر ایک کے لئے لازم اور ضروری ہے۔ لہٰذا اس عالمی منڈی میں قدم رکھنے سے پہلے اس کی مکمل تفصیلات و معلومات حاصل کرنا فرض کے درجہ میں ہے کہ پہلے اسے سمجھ کر اس کے جواز اور عدم جواز کی حدود کا تعین کرنے کے بعد اس کو اختیار اور ترک کرنے کا فیصلہ کریں۔

سفارشات

ڈیجیٹل دنیا کے دور میں عوام الناس کو چاہیئے کہ حلال و حرام کی تمیز کے لئے علماء سے روابط قائم کرے۔

حکومتی سطح پر علماء کا ایک بورڈ تشکیل دیا جائے جو اس بات سے عوام کو آگاہ کرے کہ مختلف کمپنیاں جو آن لائن کاروبار کرتی ہیں ان کی تحقیق کر کے عوام کو ناجائز ذرائع سے محفوظ کر سکیں۔

حکومت بے روزگار لوگوں کے لئے ڈیجیٹل کاروبار کے متنوع مراکز قائم کرے۔

جہاں دنیامیں آن لائن کاروبار کے مواقع بے شمار ہوئے ہیں وہیں خطرات میں بھی اضافہ ہوا ہے لہذا خرید و فروخت کرنے والوں کو بھی ان خطرات سے احتیاط برتنی چاہیے۔

حوالہ جات

(1) - https://en.wikipedia.org/wiki/E-commerce
(2) - https://www.daraz.pk/
(3) - https://www.aliexpress.com/
(4) - https://www.alibabagroup.com/en-US/

(۵) ۔البقرہ۲:۲۷۵

(۶) ۔ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن، المکتبہ الصریہ بیروت،، حدیث ۳۴۸۸

(۷) ۔ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن، داراحیاء العربیہ، بیروت، حدیث ۲۱۸۵

(۸) ۔الترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن، دارالغرب الاسلامی، بیروت، حدیث ۱۲۳۲

(۹) ۔المسلم، مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، مطبعہ عیسیٰ البابی، قاہرہ، حدیث ۱۵۲۵

(۱۰) ۔البخاری، محمد بن اسماعیل، دارالسلام، الریاض، ۱۹۹۸ء، حدیث ۲۱۳۳

(۱۱) ۔شامی، محمد امین بن عبدالعزیز ابن عابدین، ردالمحتار، علی الدرالمختار، مکتبہ مصطفیٰ البابی، قاہرہ ۳/۳۴

(۱۲) ۔علی حیدر امین، درر الاحکام فی شرح مجلۃ الاحکام، دارالجیل، ۱/۱۹

(۱۳) ۔ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، الاشباہ والنظائر، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ص ۹۳

(14) - https://en.wikipedia.org/wiki/Google

(۱۵) ۔محمد عمیم البرکتی، التعریفات الفقہیہ، دارالکتب العلمیہ، ص ۹۶

(۱۶) ۔نجیب ہواوینی، مجلۃ الاحکام العدلیہ، نور محمد کتب خانہ، کراچی، ص ۸۲

(۱۷) ۔فتویٰ عالمگیر، مطبعہ الکبریٰ، مصر، ۴/ ۵۰۹
(۱۸) ۔شامی، محمد امین بن عبد العزیز ابن عابدین، ردالمحتار، علی الدر المختار، ۶/ ۳۸۵
(۱۹) ۔الالوسی، شہاب الدین محمود بن عبد اللہ، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۴/ ۲۳۷
(۲۰) ۔الکاسانی، ابو بکر بن مسعود بن احمد، بدائع الصنائع، دار الکتب العلمیہ، ۵/ ۱۴۴
(۲۱) ۔البغوی، عبد اللہ بن احمد، تفسیر البغوی، دار السلام، الریاض، ۱/ ۲۴۴
(۲۲) ۔وھبۃ الزحیلی، التفسیر المنیر، دار الفکر، بیروت، ۷/ ۳۹
(۲۳) ۔شامی، محمد امین بن عبد العزیز ابن عابدین، ردالمحتار، علی الدر المختار، ۶/ ۴۰۳
(۲۴) ۔ابن تیمیہ، احمد بن الحلیم، مجموع الفتاویٰ، مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف، السعودیہ، ۳۰/ ۷۴
(۲۵) ۔الترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن، حدیث ۱۳۱۵